شاہ محمد جعفر پھلواروی

حضانت کے مسائل

حضانت کی تعریف

معناھا لغۃ مصدر حضنت الصغیر حضانۃ تحملت مؤنتہ وتربیتہ وفی الشرع حفظ الصغیر والعاجز والمجنون والمعتوہ مما یضرہ بقدر المستطاع والقیام بتربیتہ ومصالحہ من تنظیف واطعام وما یلزم لراحتہ

"حضانت مصدر ہے جس کے لغوی معنیٰ ہیں تغذیہ وتربیت کی ذمہ داری لینا۔ شرعی اصطلاح میں اس کے معنیٰ ہیں خرد سال، معذور، مجنون اور نیم مجنون کو بقدر امکان نقصان رساں چیزوں سے بچانا اور اس کی تربیت اور بہبود مثلاً صفائی خوراک اور ضروری آرام وغیرہ کا خیال رکھنا"۔

قرآن پاک میں اس کے متعلق کوئی واضح حکم نہیں، احادیث میں تین قسم کے نبوی فیصلے ملتے ہیں:

۱۔ بچے کو ماں رکھے تا آنکہ وہ عقد ثانی نہ کرلے۔ یہ مطلقہ کے لیے ہے (ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۲۱۰-۱۱ [۱])

حضرت عمرؓ کا فیصلہ بھی حضرت عمر کے صاحبزادے عاصم کے بارے میں یہی تھا۔ عاصم کی والدہ کو حضرت عمرؓ نے طلاق دے دی تھی۔ (موطا امام مالک صفحہ ۳۲۱)

۲۔ خالہ رکھے۔ یہ اس کے لیے ہے جس کی والدہ نہ رہی ہو۔ (ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۲۱۰-۱۱)
(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

۳۔ بچے کو اختیار دیا جائے کہ وہ والدین میں سے جس کے ساتھ چاہے رہے۔ یہ بھی مطلقہ کے لیے ہے [۲]

حضانت (پرورش ونگہداشت)

---

[۱] اس مسئلے میں شیعہ کا مسلک بھی یہی ہے۔ ملاحظہ ہو من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۲ ص ۲۷۵۔ الاستبصار جلد ۳ صفحہ ۳۲۰، تہذیب الاحکام جلد ۲، ص ۲۷۸، اصول کافی جلد ۲، ص ۹۴

[۲] ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۲۱۰-۱۱

مشکل ہی سے یہ بات تصور میں آ سکتی ہے کہ والدین صحیح الدماغ ہوں۔ اپنا گذارہ کسی طرح کر لیتے ہوں مگر ماں بچے کی پرورش سے یا باپ اس کے اخراجات اٹھانے سے انکار کرے۔ یہ سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب:

۱۔ طلاق نے بچے کے والدین میں جدائی پیدا کر دی ہو۔

۲۔ بچے کے والدین (دونوں میں کسی ایک کی) موت واقع ہو گئی ہو۔

۳۔ کوئی ایک مفقود الخبر ہو جس کی وجہ سفر، کوئی ہنگامی افراتفری، اغوا، یا دماغی خرابی وغیرہ ہو سکتی ہے۔

۴۔ ایسی معاشی تنگی پیدا ہو گئی ہو کہ بچے کے والدین خود اپنے آپ کو بھی زندہ نہ رکھ سکتے ہوں۔

۵۔ حاضن (پرورش و نگہداشت کنندہ) کو ایسی بیماری لاحق ہو گئی ہو جو محضون (زیر نگہداشت و پرورش) کی پرورش و نگہداشت میں خلل انداز ہو۔

۶۔ زوجین کے ناروا برتاؤ یا چڑچڑے پن نے ایسی صورت حال پیدا کر دی ہو وغیرہ وغیرہ۔

ایسے موقعوں پر چند سوال پیدا ہوتے ہیں:

ا۔ حضانت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

ب۔ حاضن کے لیے کیا شرائط ضروری ہیں؟

ج۔ حضانت کی مدت زیادہ سے زیادہ کیا ہے؟

د۔ محضون کے اخراجات کس کے ذمے ہوں گے؟

ترتیب وار مندرجہ بالا سوالات کے جواب یہ ہیں:

حقدار حضانت: سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ حضانت کا اول حقدار اور پھر ترتیب وار مستحقین کون کون ہیں۔ ائمہ اربعہ اس میں مختلف رائیں رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نقشے سے ان کا فرق نمایاں ہو سکتا ہے:

حضانت میں ائمہ اربعہ کا مسلک

حنفیہ	مالکیہ	شافعیہ اگر حاضنین			حنابلہ
		ملے جلے ہوں	صرف عورتیں ہوں	صرف مرد ہوں	
ماں	ماں	ماں	ماں	باپ	ماں
نانی	نانی	نانی	نانی	دادا	نانی
حقیقی بہن	حقیقی خالہ	باپ	دادی	حقیقی بھائی	باپ
پدری بہن	مادری خالہ	دادی	بہن	پدری بھائی	دادا
حقیقی بھانجی	ماں کی خالہ	پڑدادی	خالہ	مادری بھائی	دادی
مادری بھانجی	ماں کی پھوپھی	پھر جو اقرب ہو	بھانجی	حقیقی بھتیجا	حقیقی پھر اخیافی پھر علاتی بہن
باپ	دادی	—	بھتیجی	علاتی بھتیجا	حقیقی پھر اخیافی پھر علاتی خالہ
دادا	باپ کی نانی	—	پھوپھی	حقیقی چچا	حقیقی پھر اخیافی پھر علاتی پھوپھی
حقیقی بھائی	باپ کی دادی	—	خالہ زاد بہن	علاتی چچا	ماں کی حقیقی اخیافی پھر علاتی خالہ
پدری بھائی	باپ	—	پھوپھی زاد بہن		باپ کی حقیقی اخیافی پھر علاتی خالہ
حقیقی بھتیجا	بہن	—	چچا زاد بہن		باپ کی حقیقی اخیافی پھر علاتی پھوپھی۔
			پھوپھی زاد بہن		باپ کی حقیقی اخیافی پھر علاتی خالہ
پدری بھتیجا	پھوپھی		ماموں زاد بہن		بھتیجی
حقیقی چچا	باپ کی پھوپھی		—		بھانجی
پدری چچا	باپ کی خالہ		—		چچا زاد بہن
پدری چچا کا فرزند	حقیقی بھانجی		—		پھوپھی زاد بہن
اس کے بعد اگر کوئی	مادری بھانجی		—		ماموں کی پھر باپ
اور عصبہ نہ ہو تو					کی چچا زاد بہن

مادری بھائی پھر	پدری بھانجی	–	–	–
اس کا فرزند پھر		–	–	–
مادری چچا پھر		–	–	–
حقیقی ماموں پھر		–	–	–
مادری ماموں				

چچا، ماموں، پھوپھی اور خالہ زاد بہنوں کا حضانت میں کوئی حق نہیں۔ چچا زاد بھائی کو محضونہ نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ محرم نہیں کئی برابر کے حقدار ہوں تو اصلح (موزوں ترین) کو ترجیح دی جائے گی۔ اس کے بعد زیادہ عمر والے کو۔ چچا زاد بھائیوں کے سوا کوئی نہ ہو تو کسی ایک کو یا کسی قابل اعتماد عورت کو قاضی دے دے گا۔ ننہال کو دادھیال پر تقدم حاصل ہے	کئی برابر کے حقدار ہوں تو اصلح للحضانۃ کو ترجیح دی جائے گی۔	ہر حقیقی کو علاتی اور علاتی کو اخیافی پر ترجیح ہے۔ چچا زاد بھائی غیر محرم ہے اس لیے اسے محضونہ مشتہاۃ (یعنی وہ نابالغ محضونہ ہے جس کی عمر اس قابل ہو جس میں مرد کو اپنی طرف راغب کرنے کے آثار موجود ہوں) نہیں دی جائے گی۔	غیر محرم کو حضانت کا حق نہیں خواہ رضاعی کیوں نہ ہو۔ جہت مادری کو جہت پدری پر تقدم ہے اور حقیقی کو غیر حقیقی پر ترجیح ہے۔
	–	–	–
	–	–	–
	–	–	–
	–	–	–
	–	–	–
	–	–	–
	–	–	–
	–	–	–

حاضن کی شرائط اور ائمہ اربعہ کا مسلک

حنفیہ	مالکیہ	شافعیہ	حنابلہ
آزاد ہو	–	آزاد ہو	–
مرتد نہ ہو	اس پر دینی اعتماد ہو	مسلم ہو	–

فاسق نہ ہو	-	عفت و امانت رکھتا ہو	-
اجنبی سے شادی نہ کرلی ہو	اجنبی سے شادی ہوکر رخصتی نہ ہوئی ہو	کسی غیر محرم سے شادی نہ کی ہو	اجنبی سے شادی نہ کی ہو
-	عاقل و راشد ہو	عاقل ہو	عاقل ہو
-	کوئی متعدی مرض نہ ہو	-	کوئی متعدی مرض نہ ہو
دوامی نگرانی کرے	-	-	-
-	پرورش سے عاجز نہ ہو	-	پرورش سے عاجز نہ ہو
-	کوئی محفوظ مکان موجود ہو	-	-
-	-	محضون کے شہر میں اقامت پذیر ہو	-
باپ تنگ دست نہ ہو	-	-	-

مُدّت حضانت اور ائمہ اربعہ کا مسلک

محضون ۷ سال	بلوغ	تمیز و تخییر	۷ سال
محضونہ ۹ سال	تزویج	تمیز و تخییر	۷ سال

شافعیہ کے نزدیک تمیز سے مراد یہ ہے کہ ماں اور باپ میں تمیز کر سکے اور تخییر سے یہ مراد ہے کہ تمیز آجانے کے بعد اسے اختیار دے دیا جائے کہ وہ جس کے ساتھ چاہے رہے۔[1]

محضون کے اخراجات اور ائمہ اربعہ کا مسلک

محضون بے مایہ ہو یا بالغ ناقابلِ کسب ہو یا طلب علم کر رہا ہو	محضون بے مایہ ہو یا بالغ ناقابل کسب ہو	محضون بے مایہ ہو	محضون بے مایہ اور ناقابلِ کسب ہو
-	-	-	-
نابالغ ہو	نابالغ و ناعاقل ہو	نابالغ ہو	-
آزاد ہو	آزاد ہو	آزاد ہو	حاضن و محضون دونوں آزاد ہوں

[1] شیعوں کے یہاں بھی سات سال ہی مدت حضانت ہے (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۲، صفحہ ۲۷۵)

-	محضونہ کی شادی و رخصتی نہ ہو چکی ہو۔	محضونہ غیر شادی شدہ ہو۔	-
-	-	-	حاضن کی مالی حیثیت اس قابل ہو۔
اگر باپ بے مایہ اور ناقابل کسب ہو تو اقارب پر اخراجات واجب ہیں جن میں ماں پھر دادا پھر چچا اور بھائی پھر الاقرب فالاقرب ہے۔	ماں غنی بھی ہو تو وہ اخراجات ادا کرنے پر مجبور نہیں کی جائے گی۔ صرف رضاعت پر مجبور کی جا سکتی ہے اگر محضون کی ہلاکت کا خوف ہو۔	محضون کی رضاعت ماں پر ضروری ہے وہ اس کی اجرت طلب کر سکتی ہے۔ ماں پر محضون کا نفقہ ضروری نہیں۔	-
اگر اقارب میں کوئی غنی نہ ہو تو باپ کو اپنی اولاد کے لیے سوال کرنے کا حکم دیا جائے گا اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو بیت المال پر واجب ہے۔	-	-	-

اخراجاتِ حضانت

محضون کی ماں اگر مطلقہ نہیں تو حضانت بلا اُجرت واجب ہے اگر وہ زوجیت سے الگ ہو چکی ہے تو اس کی اُجرت مذکورہ بالا نقشے کے مطابق ہو گی۔	ماں پر حضانت بہرحال بے اجرت واجب ہے باقی اخراجات کی شکل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔	حضانت کی اُجرت ماں کو دینا واجب ہے۔ باقی اخراجات کی صورت اوپر بیان کی جا چکی ہے۔	ماں اُجرتِ حضانت طلب کر سکتی ہے اسے حضانت پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ باقی مسائل اخراجات اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کسی بچے کی پرورش و نگہداشت کا ذمہ لینے والے شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ یہ ذمہ وہی لیتا ہے:

جسے اس سے فطری محبت ہو۔

جو اس کے مال سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو۔
یا اسے متبنیٰ بنانا چاہتا ہو۔
یا محض ایک خادم مطلوب ہو وغیرہ وغیرہ

اس میں ترجیح اسی کو حاصل ہونی چاہیے جو فطری محبت رکھتا ہو۔ مثلاً ماں، نانی، دادی، بہن، پھوپھی خالہ وغیرہ کو۔ ان میں ماں (یا نیادہ سے زیادہ نانی دادی کے علاوہ) کوئی حاضنہ ایسی نہیں جو ہر حال میں یکساں ممتا کے ساتھ حق حضانت ادا کر سکے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ خود کثیر الاولاد ہو، اور مزید پرورش کا بوجھ نہ لینا چاہتی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دُور دُور رہنے، یا ناخوش گوار تعلقات کی وجہ سے اسے محضون سے وہ دلی لگاؤ (ATTACH MENT) نہ ہو جو حضانت کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ محضون کی معذوری یا بدصورتی کی وجہ سے کوئی حضانت کا ذمہ نہ لینا چاہتا ہو جس کے پیشِ نظر محض مالی انتفاع ہی ہو اس میں ایک حاضن کی سی دل سوزی مشکل ہی سے پیدا ہوسکتی ہے! اسی طرح جو محض ایک خدمت گذار بنانا چاہتا ہے اس میں بھی بلا شبہ مطلوبہ انس و محبت نہیں ہوسکتی۔ ہاں رشتے کے خواہش مند یا متبنیٰ بنانے والوں سے مطلوبہ لگاؤ کی امید ہوسکتی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ حضانت کا جو حق عورت ادا کرسکتی ہے وہ مرد (خواہ باپ دادا یا بھائی وغیرہ کیوں نہ ہوں) ادا نہیں کرسکتے۔ اس لیے اکثریتِ ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مردوں کا نمبر عورتوں کے بعد ہے بلکہ ماں اور اس کی جہت کے رشتے داروں کو باپ کی جہت کے رشتے داروں پر خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو تقدم حاصل ہے۔ مثلاً پھوپھی پر خالہ کو ترجیح ہے۔

فقہا کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ کئی برابر کے حقداروں کا مقابلہ ہو تو حقِ حضانت اسے حاصل ہوگا جو اصلح (موزوں ترین) ہو یعنی جو بچے کی پرورش و نگہداشت زیادہ بہتر طریقے سے کرسکتا ہو۔

ائمہ فقہا کا ایک اور نکتے پر بھی اتفاق ہے کہ محضونہ کا حقِ حضانت غیر محرم بھائیوں کو نہیں۔ حاضنوں کی تمام فہرست میں جتنے بھی ہیں وہ سب محرم ہیں۔ بجز اس کے کہ محضون کی حاضنہ امام شافعیؒ کے نزدیک چچازاد ماموں زاد پھوپی زاد اور خالہ زاد بہنیں ہوسکتی ہیں بشرطیکہ مردوں اور عورتوں میں کوئی دوسرا حاضن موجود نہ ہو۔ لیکن حنفیہ کے نزدیک نہیں ہوسکتیں۔

ہم حضانت کی تمام بحثوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ برادری کے نمائندوں کے

مشورے سے عدالت خود اندازہ کرے کہ محضون کی زیادہ بے لوثی کے ساتھ جسمانی وذہنی خدمت کون کر سکتا ہے؟ پھر اگر محضون صاحب مال ہو تو اس کے مال سے اخراجات پورے کیے جائیں ورنہ ورثاء سے بقدر حصۂ رسدی اخراجات وصول کیے جائیں۔ ورثا میں جو نادار ہوں ان کو چھوڑ دیا جائے گا، اور مالدار ورثا پر زیادہ بوجھ ڈالا جائے گا۔ اور انصاف کی بات تو یہ ہے کہ جس طرح عہدِ فاروقی میں ہر نومولود کا وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تھا اسی طرح نادار محضونوں کی ذمہ داری حکومت پر ہے، خواہ کوئی ٹیکس ہی کیوں نہ لگانا پڑے ✤

اجتہادی مسائل

(مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی)

علمی، فقہی اور تاریخی مسائل پر مدلل گفتگو جن میں سے بعض مسائل پر اب تک کسی نے قلم نہیں اٹھایا۔

صفحات : ۳۶۸ ؛ قیمت : ۴/۵۰ روپے

ازدواجی زندگی کے لیے اہم قانونی تجاویز

(از مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی)

نکاح، جہیز، خلع، طلاق، تعدد ازدواج، مفقود الخبر، مہر، ترکہ وغیرہ کے متعلق صحت مند اور مدلل قانونی تجاویز، موجودہ مسلم عائلی قوانین کا بیشتر حصہ اس کتاب کی روشنی میں بنایا گیا ہے۔

صفحات ۱۱۲ ، قیمت : ۱/۲۵ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور